بہت سی اسلامی کتابیں لکھیں۔ مولانا صاحب سوشل ریفارمر (سماجی مصلح) کی حیثیت سے بھی بہت خوب پہچانے جاتے ہیں۔ مولانا صاحب کی خدمات اسلام کی تدوین و ترویج معاشرے کی اصلاح اور تعلیمی ترقی میں بہت نمایاں ہیں۔ مولانا عبدالحق صاحب کی ان گوناگوں ناقابلِ فراموش خدمات کو دیکھتے ہوئے سنڈیکیٹ آف پشاور یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ مولانا صاحب (DOCTOR OF DIVINITY) ڈکٹور الہیات کی ڈگری پانے کے مستحق شخصیت ہیں"

اس کے بعد صوبائی گورنر لفٹیننٹ جنرل فضل حق صاحب نے مختصر الفاظ میں مولانا مدظلہ العالی کو خراج تحسین پیش کیا اور مصافحہ کے بعد مولانا کو چاندی کے منقش کیس میں ڈگری پیش کی۔ اور ہال حاضرین کے زبردست تالیوں سے کافی دیر تک گونجتا رہا۔۔۔ اس کے بعد منتظمین کی خواہش پر مولانا مدظلہ نے حسب ذیل مختصر تقریر فرمائی۔ اور دعائیہ کلمات سے اختتام کے بعد گورنر صاحب نے تقریب کے اختتام کا اعلان کیا۔ مولانا کی تقریر یہ ہے :۔

تقریر

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔۔۔ محترم بزرگو! میرے پاس الفاظ نہیں کہ چانسلر صاحب، وائس چانسلر صاحب، سنڈیکیٹ کے ممبران، اساتذہ، طلبہ اور آپ سب حاضرین کا شکریہ ادا کرسکوں کہ مجھ جیسے ادنیٰ ترین طالب علم کو ایسے اونچی جگہ پر جہاں علماء اور فضلاء کا اجتماع ہے اور جو پاکستان کے ممتاز اور عظیم تعلیمی یونیورسٹی ہے حاضر ہونے کا موقعہ دیا اور ایسے اعزاز سے نوازا۔ حضرات یہ علم کا مرکز ہے ہم اور آپ سب طالب علم ہیں اور علم کو اللہ نے بڑی فضیلت دی ہے ہم سب کے دادا حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا تو علم کی وجہ سے، وہ اپنے وقت کے سائنس کے بھی عالم تھے وعلم آدم الاسماء کلھا ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو حقائق و خواص اشیاء کا علم دیا۔ سائنس بھی حقیقتوں کا موجد نہیں ہے مظہر ہے۔ مخفی چیزوں سے پردہ ہٹانا اس کا کام ہے انکشاف و ظہور۔ اصل کام تو اللہ تعالیٰ کا ہے جو ہر چیز کے موجد ہیں۔ علماء نے کہا ہے کہ موجودہ زمانے کی سائنس سے قرآن کی تائید ہو رہی ہے پہلے جب کہا جاتا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج آسمانوں کی طرف گئے تو یہ فلاسفر مذاق اڑاتے تھے مگر جدید سائنس نے ثابت کردیا کہ انسان جب چاند ستاروں، زہرہ اور مریخ تک پہنچ سکتا ہے تو ایک نبی روحانی اور خدائی طاقت کے ذریعہ آسمانوں سے بھی یقیناً اوپر جا سکتا ہے ۔ جب کہا جاتا کہ عرش معلیٰ کی بات حضور اقدس سن رہے ہیں تو لوگ مذاق اڑاتے کہ مولوی کیسی بات کرتا ہے مگر اب راکٹ میں سوار فلکیات کے اونچے مقامات پر چاند پر جانے والے افراد کو زمین سے ہدایات دی جاتی ہیں۔

محترم بزرگو! علم ایک ایسی چیز ہے کہ جس کی اہمیت وحی متلو یعنی قرآن مجید سے واضح ہو جاتی ہے کہ اس کا سب سے پہلا لفظ اقرأ ہے یعنی پڑھ، اللہ کا نام لے کر پڑھ۔ قرآن مجید میں وحدانیت کا مسئلہ بھی ہے، معاشیات کا بھی مسئلہ ہے۔ اخلاقیات بھی ہیں مگر اللہ کا پہلا فرمان ہے :۔ اقرأ باسم ربك الذی خلق (الآیۃ) ۔۔۔ اور اسی علم کی وجہ سے طالوت کا انتخاب ہوا تو مخالفین

نے کہا کہ یہ تو کم تر قبیلے والا ہے اور غریب ہے اس کو خلافت کیسے دی گئی ؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وزادہ بسطۃً فی العلم والجسم — علم میں اللہ نے انہیں وافر حصہ دیا تھا تو معلوم ہوا کہ مدارِ فضیلت اور مدارِ خلافت علم ہے بسطۃ فی العلم - خداوند کریم ہمیں توفیق دے کہ ہم سب اپنی اجتماعی اور انفرادی زندگی علم حقیقی قرآن مجید کے مطابق کر دیں -

محترم بھائیو اور بزرگو ! اگر دین آگے آئے گا تو یقیناً ہر چیز مسخر ہو جائے گی - واقعات آپ کے سامنے ہیں - دریائے نیل ہر سال خشک ہو جاتا تھا مسلمانوں نے قبضہ کیا تو دیکھا کہ ایسے موقعہ پر لوگ جاہلیت کی رسم کے مطابق ایک نوجوان خوب صورت عورت کو اچھے کپڑے پہنا کر دریا کی گہرائیوں میں ڈبو دیتے تھے - جان کا نذرانہ پیش کرنے کو دریا چڑھ جائے - حاکم وقت حضرت عمرو بن العاص کو بتایا گیا تو فرمایا ہم تو اسلام کے ماتحت حکومت چلا رہے ہیں مجھے دیکھنا ہے کہ ایسا کرنا اسلام میں جائز ہے یا ناجائز - تو حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی - کہ یہاں ایسا جاہلانہ رسم جاری ہے - حضرت عمرؓ نے دریائے نیل کے نام ایک مختصر چٹھی لکھ کر بھیجدی لکھا کہ ان کنت تجری بامر اللہ فاجر والا فلا حاجۃ لنا الیک اگر اللہ کی مرضی سے چلتا ہے تو بہتے رہو ورنہ ہمیں کوئی حاجت نہیں چٹھی کو دریا میں ڈالا گیا تو اسی ... دریائے نیل ... طغیانی آگئی - حضرت علاء حضرمیؓ صحابی ہیں فوج کے ساتھ ایسے علاقے میں پھنس گئے جہاں پانی نہ تھا تو ... تھے وضو ... نہیں تھا فرمایا تیمم کر کے نماز پڑھو اور اللہ کی بارگاہ میں دعا کرو کہ یا اللہ ہم آپ کی راہ میں دین کی اشاعت ... کے لئے لڑ رہے ہیں یا اللہ ہمیں پانی عطا فرما - اسی وقت زمین سے پانی کے چشمے ابل پڑے -

تو دین مخدوم ہے اور دنیا خادم ہے اس دین کے لئے اللہ اور اللہ کے احکام اور رسول اللہؐ کے احکام ماننے کے لئے اللہ نے حضورؐ کو بھیجا اگر اس کی پیروی کی جائے تو یقیناً یقیناً ہر چیز ہمارے لئے مسخر ہو جائے گی وسخر لکم ما فی الارض جمیعا ہر چیز مسخر ہو گی -

محترم بھائیو ! ایک وقت وہ تھا کہ عوام دین کو چاہتے تھے مگر حکومت انگریزوں کی تھی وہ نہیں چاہتی تھی ، ہندو نہیں چاہتے تھے کہ دین آجائے یا بو حکمران نہیں چاہتے تھے مگر اب تو اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہمارے جنرل ضیاء الحق صاحب اور حکومت کے دیگر زعماء اور لیڈر سب اپنی تقاریر کا آغاز بسم اللہ سے کرتے ہیں اور اسلام کا ذکر کرتے ہیں - استحکام دین اور دین پہ چلنے کی ہدایات دیتے ہیں کہ اجتماعی اور انفرادی زندگی میں دین کو اپنایا جائے -

تو فضا بہت سازگار ہے اور انشاء اللہ یہی آپ لوگ جو فضلاء ہیں اور جو طلباء ہیں اور منتظر ہیں آگے چل کر کرسیوں پر بیٹھیں گے ، باگ ڈور سنبھالیں گے تو آپ لوگ دین سے آراستہ ہو کر دین کی بڑی خدمت کر سکیں گے - اور اگر دین کی خدمت کریں گے تو انشاء اللہ یہ پاکستان بھی مستحکم ہو گا تمہاری بات کا بھی وزن ہو گا اور اقوام عالم میں تمہاری قدر ہو گی -

آخر میں یہ گناہ گار ایک بار پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہے جس کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں - کہ مجھ جیسے بوڑھے بیمار گمنام شخص کو یہاں کھینچ لائے اور اتنے بڑے اعزاز سے نوازا - واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

دارالعلوم حقانیہ میں شکریہ کی تقریب حضرت شیخ الحدیث کے اعزازی ڈگری کی خبر سے دینی حلقوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور گوشے گوشے سے مبارکباد کے پیغام آنے لگے کہ یہ صرف حضرت شیخ الحدیث کا نہیں بلکہ دارالعلوم دیوبند کے فضلاء بلکہ درس نظامی کے ہر فارغ التحصیل عالم کی علمی عظمت واہلیت کا اونچی سطح پر ایک اعتراف تھا۔ اس سلسلہ میں ۲ نومبر کو دارالحدیث میں طلباء واساتذہ دارالعلوم حقانیہ کا ایک اجلاس ہوا جس میں ایک طرف حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو مبارکباد دی گئی۔ اور دوسری طرف ایک قرارداد کی شکل میں پشاور یونیورسٹی کے ارباب بست وکشاد، وائس چانسلر اور سنڈیکیٹ کے تمام ممبران کو علوم دینیہ کی اس قدرشناسی پر زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا اور اسے دارالعلوم حقانیہ اور پشاور یونیورسٹی کے باہمی علمی روابط کے استحکام کا ذریعہ قرار دیا گیا۔ اس موقعہ پر مولانا سمیع الحق صاحب۔ مولانا عبدالحلیم صاحب صدر المدرسین اور مولانا محمد علی صاحب اساتذہ دارالعلوم نے خطاب کیا۔ اس تقریب میں دارالعلوم حقانیہ کے دورۂ حدیث کے طالب علم مولانا سعید الرحمان نعمانی کو جو پچھلے سال پورے ملک میں وفاق المدارس کے امتحانات میں فسٹ آئے، مبارک دی گئی اور دارالعلوم کی طرف سے گرانقدر کتابوں کا تحفہ بطور انعام دیا گیا +

مجلس شوریٰ کا جلسہ ۲۹ نومبر۔ دارالعلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس جدید کتب خانہ کے شاندار ہال میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت ریٹائرڈ کرنل عبدالجبار خان صاحب مردان نے کی۔ اجلاس میں ملک بھر سے دارالعلوم کے ارکان شوریٰ نے شمولیت کی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد دارالعلوم کے بانی وشیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے اپنی دعائیہ کلمات سے اجلاس کا افتتاح فرمایا۔ آپ نے دارالعلوم سے وابستہ وفات پانے والے بعض اراکین۔ معاونین اور علمی دنیا کے اہم دینی وعلمی شخصیات کی وفات پر دعائے مغفرت کی اور اظہار تعزیت کیا گیا۔ اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کی ضعف وعلالت کی وجہ سے مولانا سمیع الحق صاحب نے سالانہ کارگذاری مصارف اور مدات آمدنی وغیرہ پر مفصل رپورٹ پیش کیا۔ آپ نے کہا۔ کہ سال گذشتہ دارالعلوم کو مختلف مدات سے چھ لاکھ اٹھاون ہزار اکیس روپے اکسٹھ پیسے کی آمدنی ہوئی جبکہ مختلف تعلیمی و تنظیمی اور تعمیری شعبوں پر پانچ لاکھ ترپن ہزار نوسو ننانوے روپے اڑتیس پیسے خرچ ہوئے۔

سال رواں کیلئے آپ نے سات لاکھ ستر ہزار چھ سو اناسی روپے تیئس پیسے کا میزانیہ پیش کیا۔ زیر نظر میزانیہ میں فنڈ کی رو سے اگرچہ دو لاکھ انتیس ہزار تین سو انیس روپے کا خسارہ تھا۔ مگر اجلاس نے توکلاً علی اللہ متوقع آمدنی کی رو سے میزانیہ کی منظوری دی۔ ارکان شوریٰ نے دارالعلوم کے ہر شعبہ کے بڑھتے ہوئے ترقیات پر خداوند تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا مجلس شوریٰ نے حضرت شیخ الحدیث صاحب کو ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری دینے پر پشاور یونیورسٹی کے اس اقدام کو سراہا، اور قابل تقلید قرار دیا۔ اجلاس کئی گھنٹے جاری رہنے کے بعد دعا پر اختتام پذیر ہوا۔